زلزلہ...... اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک انتباہ!

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے توبہ کی طرف متوجہ ہوں!

امام کعبہ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس کے خطبہ جمعہ سے اقتباس۔

ترجمہ:۔ جناب مفتی مزمل حسین کپاڈیہ

حمد وثنا کے بعد، امام الحرم نے فرمایا: مسلمانو! اپنے رب سے ڈرو، اس کی اطاعت کرو اور ہمیشہ اس کے احکام کو پیش نظر رکھو اور اس کی نافرمانی مت کرو۔ اللہ کے بندو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت پر یہ احسان فرمایا کہ اسے قوموں کی قیادت اور لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اپنے آسمانی پیغامات میں سے سب سے بہتر پیغام کیلئے پسند کیا اور اسے چن لیا۔ چنانچہ سب سے افضل پیغمبر سیدنا محمد ﷺ کو ان میں مبعوث فرمایا اور سب سے عظیم کتاب قرآن مجید ان پر نازل ہوئی۔ اس امت سے نصرت مدد اور غلبے کا وعدہ فرمایا۔ اس شرط کے ساتھ یہ امت بھی اللہ کے دین کی مدد کرے گی۔

اسی طرح امت کے ساتھ عزت وشرف کا وعدہ کیا، اس شرط کے ساتھ کہ یہ امت اللہ کی کتاب اور اس کے نبی محمد ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رہے گی چنانچہ جب تک امت اللہ کی کتاب اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے ساتھ پیوستہ رہی، اس پر قائم رہی، اس کے احکام کو نافذ کرتی رہی، تو اسے کئی صدیوں تک اقوام عالم کی قیادت کا شرف حاصل رہا، لیکن اس کے بعد اس سے قیادت اور سرداری کا شرف چھین لیا گیا اور اس کا معاملہ اس طرح ہو گیا کہ دشمن ان کے اوپر غالب آ گئے، ان پر حاوی ہو گئے اور پے در پے مصائب نے اس امت کو نشانہ بنایا اور مختلف آزمائشیں اور مصیبتیں یکے بعد دیگرے آنے لگیں۔ اس امر واقعی اور زمینی حقائق کو دیکھتے ہوئے امت کے ان غیرت مند لوگوں کے سامنے جو کہ ایک روشن مستقبل دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک سوال نہایت اہمیت حاصل کر گیا۔ وہ یہ کہ اس امت کو زوال اور کمزوری کے اس دہانے پر کس نے پہنچایا؟

وہ کیا اسباب اور عوامل تھے جنہوں نے اس امت کو اوج ثریا سے زمین کی گہرائیوں میں پہنچا دیا؟ وہ کیا اسباب تھے کہ جنہوں نے اس کو اندھیرے کی گہرائیوں میں لے جا کر چھوڑ دیا؟ اس کا ایک ایسا جواب ہے کہ جس کے بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتیں اور وہ یہ کہ ان تمام چیزوں کا سبب یہ ہے کہ یہ امت گناہوں اور نافرمانیوں میں

گے، مگر ہماری غفلتوں کا یہ حال ہے کہ ہم ملحدانہ افکار اور جاہلانہ بحثوں میں الجھے ہوئے اسے ایسے ایسے الفاظ سے تعبیر کر رہے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا صاف انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے، ہم نے سابقہ قوموں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑا، ہم نے اوپر سے پتھر برسائے، ہم نے چیخ کے ذریعے ان کو ابدی نیند سلا دیا۔ ہم نے ان کو زمین میں دھنسا دیا۔ ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے کہ خوب پانی برسا، ہم نے زمین کے در کھول دیئے کہ پانی کے چشمے ابل پڑے، اللہ تعالیٰ تو ہر کام کی نسبت اپنی طرف کرتا ہے، مگر ہمارے بہت سارے جیالوجسٹ، فلسفی، کالم نگار، پروفیسرز حضرات اور عقل و عیار کے اسیر اس کی نسبت گردش ایام کی طرف کر رہے ہیں ، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ ان علاقے کے لوگوں میں کچھ جرائم ایسے ہوں گے جن کی یہ سزا ہے، نہیں ہر ایک کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ اس کے جرم کی سزا ہے۔ یہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم اپنے گناہوں پر نظر ڈالنے اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے دوسروں کے گناہوں کو شمار کر رہے ہیں۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ملائکہ اور ان میں بھی مقربین کی جماعت ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿یخافون ربھم من فوقھم و یفعلون ما یؤ مرون ﴾(النحل 50) ''وہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے اور تعمیل کرتے ہیں اس حکم کی جو انھیں دیا جاتا ہے۔ خود نبی اکرم ﷺ کی کیفیت کیا ہوتی تھی، جب بھی آندھی چلتی تو آپؐ گھٹنوں کے بل گر جاتے ،کبھی آپؐ کی کیفیت یہ ہوتی کہ اضطراب کی حالت میں کبھی گھر میں داخل ہوتے کبھی نکلتے، آپؐ سے پوچھا گیا کہ آندھی آنے پر اتنے پریشان کیوں ہوتے ہیں تو فرمایا، مجھے فکر لاحق ہوتی ہے کہ یہ آندھی کہیں قوم عاد پر آنے والی آندھی کی طرح نہ ہو۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں کو تنبیہ کرنے اور انہیں خواب غفلت سے جگانے کیلئے ہوتی ہیں، قرآن مجید سابقہ قوموں کے واقعات کو بیان کرتا ہے تو ہمیں بھی ساتھ ہی مخاطب کرتا ہے۔ کہ ہمارے لئے ان واقعات میں سامان عبرت ہے﴿ان فی ذلک لاٰیۃ﴾۔ ''اس میں بہت بڑی نشانی ہے'' وہ نشانی، وہ سبق اور وہ تنبیہ کیا ہے جو قرآن مجید ہمیں سمجھانا چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں اور ظالموں سے غافل نہیں ہے۔ وہ گناہوں پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ اس کے پاس ایسی ایسی سزائیں اور پکڑنے کے ایسے ایسے طریقے ہیں کہ ساری دنیا مل کر بھی بچ نہیں سکتی، یہ واقعات ان حکمرانوں اور متکبروں کو بھی جھنجھوڑ رہے ہیں جو معمولی سا اقتدار ملنے پر اچھل کود شروع کر دیتے ہیں اور اللہ کے دین کو مٹانے کی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

انہیں اللہ تعالیٰ سمجھا رہا ہے کہ تم کچھ بھی نہیں ہو اگر میں چاہوں تو تمہارے اپنے ہی گھروں کو تمہارے

زائل کردیں گے اوران نعمتوں پر ہمیشہ اللہ کا شکرادا کرتے رہو، اس لئے کہ اللہ کا شکر اللہ کے غضب کو دور کرتا ہے اوراس کی نعمتوں اور انعام کو مستقل برقرار رکھتا ہے۔ہم میں جو ضعف اور تفرقہ پیدا ہو گیا ہے ان حالات میں ہمیں اس بات کا ادراک کرنا چاہیے کہ ہمارے ساتھ جو کچھ معاملہ پیش آ رہا ہے اس کا سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ اس امت کے ماننے والے گناہوں میں مبتلا ہو گئے کیا اس کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ انہیں ترک کرکے اپنے دین حق کی طرف لوٹ آئے اوراس بات کا بھی ادراک کرے کہ اس کائنات کے ہر شعبہ زندگی میں جو بھی انتشار اور فساد پیدا ہوا ہے، چاہے وہ مختلف قسم کی جنگوں کی شکل میں ہو یا جان لیوا امراض کی شکل میں ہو یا غربت، بھوک اور قحط سالی کی شکل میں ہو یا مختلف مہلک قسم کے طوفانوں کی شکل میں ہو یا گھروں کو برباد کردینے والے زلزلوں کی شکل میں ہو یا جس قسم کے بھی وحشت انگیز حوادث و واقعات ہمارے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ان سب کا اول وآخر سبب انسانوں کے گناہ اوران کے اپنے رب سے روگردانی کرنا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے گا، وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا''۔

اس وقت ہم پر جو آزمائشیں آ رہی ہیں، ان پر ہم غور وفکر کیوں نہیں کرتے، کیا وہ گناہ اور نافرمانی کی وجہ سے نہیں، آزمائشیں، یہ عذاب جنہوں نے گھروں کو برباد کردیا، مسمار کردیا، وہ گناہ کبیرہ جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں، اس میں قوم مبتلا ہو گئی ہے۔ستم بالائے ستم یہ کہ اس کو روکنے والا اوراس میں تبدیلی لانے والا بھی کوئی نہیں بہت سے گناہ جو کبائر کے درجے میں آتے ہیں جن کا ذکر کرتے ہوئے انسان شرم محسوس کرتا ہے۔آج لوگ اس کو فخر سے انجام دیتے اور ایسے گناہوں اور فحاشی اور عریانی کا کام کرنے والوں کو ہم اپنا آئیڈیل سمجھنے لگے ہیں۔

ایسے وقت جبکہ جہنم کی طرف بلانے والی قوتیں متحرک ہیں کیا ہمارا یہ فرض نہیں بنتا کہ ہم اللہ کے بندوں پر رحم کھاتے ہوئے ان کو اس بات سے ڈرائیں، ان گناہوں سے ڈرائیں اوران کو اللہ کی رحمت کی طرف بلائیں۔یہ معاملہ انتہائی اہم ہے کہ اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ہم ان برائیوں کو روکنے کیلئے اپنے اختیارات استعمال کریں۔اور اگر بااختیار اور ذمہ داروں نے اپنے اختیارات کو استعمال نہ کیا اوران چیزوں سے نہ روکا تو وہ عذاب جو کہ ہم سے مؤخر بھی ہوسکتا ہے، وہ بہت جلد ہمارے اوپر نازل ہو جائے گا۔امت کے غیرت منداور بااختیار لوگوں کو ہی نسل کو بچانا چاہیے ،ان کو دین، حسن اخلاق اور عمدہ اوصاف کی طرف لانا ہوگا۔ان کے اندر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے جذبات پیدا کرنے

چاہئیں۔ان کو پھر سے بیدار کرنا چاہیئے اور یہ کام کوئی مشکل نہیں صرف ارادے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ جس معاشرے میں بھی گناہوں نے جگہ پکڑ لی انہوں نے اسے برباد کر دیا۔جن قلوب کے اندر یہ معاصی جاگزیں ہو گئے ،اس نے قلوب کو اندھا کر دیا اور جن جسموں میں یہ معاصی اور گناہ سرایت کر گئے ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا اور جس قوم میں اجتماعی طور پر ان گناہوں کا رواج ہو گیا اس نے ان قوموں کو ذلت و پستی کے آخری درجے تک پہنچا دیا۔

اس آزمائش کی گھڑی سے باہر نکلنے کیلئے انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر مسلمان پر ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔لہذا ہم میں سے ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرے،اپنے خاندان کی حفاظت کرے ،اپنی اولاد کی تربیت نیک کاموں کو اپنانے اور برے کاموں کو چھوڑنے کے مطابق کرے اور اپنی طاقت اور قدرت کے مطابق اس بات کیلئے کوشاں رہے کہ معاشرے کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرے۔یاد رکھیے ،اس ذمہ داری کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز سوال کریگا کہ ہم نے اس ذمہ داری کی حفاظت کی ہے یا اسے ضائع کر دیا ہے۔

اے ہمارے رب! ہم تیری رحمت کے طلب گار ہیں۔یاد رکھیں کہ کوئی بھی مصیبت جو کہ گناہوں کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔اس کے واپس ہونے کا ذریعہ توبہ ہے،لہذا یہ وقت کی ضرورت ہے۔کہ ہماری زبانیں استغفار سے معمور ہوں۔ہم ایک دائمی توبہ کریں،کہ جو توبہ کی تمام شرائط کے مطابق ہو۔یعنی صرف زبانی توبہ نہ ہو، بلکہ عملی طور پر ہم ان گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر کے نیکیوں کی طرف چلنے والے ہو جائیں۔ان شاء اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ وہ ہمیں معاف بھی کر دے گا اور ہمارے گناہوں سے درگزر بھی فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتے ہیں: ''جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے،اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں،اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

اس غلط فہمی میں نہ رہ جائے کہ اگر زمین کے اندر نیک لوگ موجود ہیں تو عذاب نہیں آئے گا۔بے شک اس قوم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں، برے لوگ بھی موجود ہیں،لیکن اگر برائی کھلم کھلا ہونے لگے،اس کو قومی مزاج بنا دیا جائے تو پھر یاد رکھیے کہ جب عذاب آتا ہے تو نیکوکار اور بدکار دونوں پر یکساں طور پر آتا ہے۔سیدنا جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ تم

فلاں شہر کو اور اس میں رہنے والوں کو الٹ دو، یعنی ان کو عذاب میں مبتلا کر کے ختم کر دو۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب، اس بستی میں ایک ایسا شخص بھی ہے جس نے کبھی ایک لمحے کیلئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بستی کو اس شخص اور بستی کے لوگوں پر یکساں طور پر پلٹ دو، اس لئے کہ اس نیک کام کرنے والے کے ماتھے پر ان غلط کام کرنے والوں کی وجہ سے ایک شکن تک نہیں ابھری۔

اگر اب بھی ہم ان گناہوں اور ان مصائب سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے جہاں مختلف قسم کی امدادی سرگرمیوں کے ذریعے مخلوق الٰہی کی تکالیف کو دور کرنا، امدادی سرگرمیوں میں حصہ لینا ضروری ہے مادی اعتبار سے متاثرین زلزلہ کی تکالیف کو دور کرنا ضروری ہے، وہاں روحانی حد بندیاں کرنا بھی ضروری ہے۔ روحانی اعتبار سے بھی ہمیں اس فیصلے پر آنا چاہیے کہ اس انتباہ کے بعد ہمارے حالات میں وہ تبدیلی آئے کہ جس کی وجہ سے ہم پھر کسی اور آزمائش کا شکار نہ ہوں۔

اصلاح معاشرہ کیلئے تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلقہ تبلیغی سلسلہ

مکتبۃ الضیاء القرآن والحدیث
ملتان پاکستان
+92-300-635-6354
+92-321-630-5634

مفت تقسیم کیلئے کمپنی یا فرد اپنا نام، ایڈریس پرنٹ کروا سکتے ہیں (تقسیم کنندگان کیلئے خصوصی رعایت)